اقبال اکادمی پاکستان کا خبرنامہ

اقبال نامہ

اقبال نامہ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۱ء

خودی کا سرِّ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
خودی ہے تیغ، فَساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

رئیس ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مدیر: ہارون اکرم گل

مجلس ادارت: محمد بابر خان، محمد اسحاق، اسد حنیف

تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان

Tel:+92 (42) 99203573 Fax:+92 (42) 36314496
email:info@iap.gov.pk www.allamaiqbal.com

عطائے صدارتی اقبال ایوارڈ تقریب

۹ نومبر ۲۰۲۱ء کو صدر مملکت جناب ڈاکٹر عارف علوی نے علامہ اقبالؒ کی زندگی اور ان کے فلسفہ و فن پر لکھی گئی کتب کے مصنفین ڈاکٹر سید عبداللہ (مرحوم) (علامہ اقبال مسائل و مباحث ۲۰۱۲ء)، ڈاکٹر اسلم انصاری (اقبال عہد ساز شاعر اور مفکر ۲۰۱۱ء)، ڈاکٹر تحسین فراقی (اقبال۔ دیدہ بینائے قوم ۲۰۱۵ء)، ڈاکٹر خالد الماس (استقرائی استدلال اور فکرِ اقبال ۲۰۱۰ء)، جناب ظفر اقبال راجا (قانون دان اقبال ۲۰۱۳ء)، خرم علی شفیق (Iqbal:His Life & Our Times 2012-15)، ڈاکٹر محمد اعجاز الحق (اقبال اور سائنسی تصورات ۲۰۱۴ء)، خرم علی شفیق (اقبال کی منزل ۲۰۱۶-۱۹ء) کو صدارتی اقبال ایوارڈز عطا کیے۔

قومی اور بین الاقوامی صدارتی اقبال ایوارڈز کا آغاز ۱۹۸۱ء میں صدر پاکستان کے ایک فرمان سے ہوا جس کے مطابق طے پایا کہ حکیم الامت علامہ محمد اقبال کے فکر و فلسفے اور شعر و ادب کے فروغ کے لیے ایسے ملکی اور غیر ملکی مصنفین کو انعامات دیے جائیں گے جو ان پر تخلیقی اور تحقیقی نوعیت کا کام کریں گے۔ قومی صدارتی اقبال ایوارڈ تین ہیں ایک بہترین اُردو کتاب پر اور دوسرا بہترین انگریزی کتاب پر اور ایک ایوارڈ دیگر پاکستانی زبانوں (پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی، ہندکو، کشمیری، سرائیکی اور بلتی وکھوار) میں لکھی گئی کتاب پر دیا جاتا ہے۔ پاکستانی زبانوں پر ایوارڈ صرف

پاکستانی اہل قلم کے لیے مختص ہے جب کہ بین الاقوامی ایوارڈ دنیا بھر کے محققین کو دیا جاتا ہے۔

صدر مملکت جناب ڈاکٹر عارف علوی نے ۹ نومبر ۲۰۲۱ء کو ایوان صدر میں قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقبال کو پہچاننے کے لیے ساری عمر بھی کم ہے۔ اقبال ایک مفکر اور فلسفی تھے، اقبال وکیل بھی تھے، اقبال سائنس کو بھی سمجھتے تھے اور اقبال شاعر بھی تھے، انہوں نے ہندوستان کے لیے ایک ویژن بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ اقبال کی فکریات میں بنیادی چیز خدا کی تلاش ہے، اقبال نے بھی اسے ہی تلاش کیا۔ ان کی تصنیف The Reconstruction of Religious Thought in Islam میں فلسفہ بھی ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے بھی اشارے موجود ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ دونوں ہندوستان میں مسلم تشخص کا ایک خاص تصور رکھتے تھے۔ علامہ اقبال نے دو قومی نظریے پر بھی بات کی اور یہ کوشش بھی جاری رہی کہ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کا علیحدہ تشخص برقرار رہے۔ ڈاکٹر عارف علوی نے کہا کہ اقبال کے ویژن سے متاثر ہونا قیادت کے لیے بے انتہا ضروری ہے:

انہوں نے کہا کہ ہمیں اقبال کا صاحب یقیں بننا ہے، یہ ہماری ضرورت بھی ہے اور ہماری منزل بھی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ایسی صلاحیتیں اور امکانات نظر آتے ہیں جو پاکستان کو اقبال کے فلسفے اور ویژن کے مطابق لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وفاقی وزیر تعلیم پیشہ ورانہ تربیت، قومی ورثہ وثقافت جناب شفقت محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی برسوں کے بعد اقبال ایوارڈز کا اجرا کیا گیا ہے۔ یہ کم وبیش دس سال تعطل کا شکار رہا۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین صاحبہ نے جب سے ذمہ داری سنبھالی ہے اقبال اکیڈمی کی سرگرمیوں میں بے شمار اضافہ ہوا ہے، انہوں نے ایک قائدانہ کردار ادا کیا اور آج ہم اقبال ایوارڈز تقسیم کر رہے ہیں۔ وفاقی وزیر تعلیم قومی ورثہ وثقافت نے کہا کہ علامہ اقبال نے ایک ایسے دور میں لیڈر شپ دی جب مسلمان بُرے حالات میں تھے اور مسلمانوں کو ہر لحاظ سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی جاری تھی۔ اس دور میں اقبال ابھرے اور مسلمان نوجوان کو مخاطب کر کے مختلف انداز سے اُسے ہمت اور طاقت دینے کی کوشش کی۔ نوجوانوں کے شعور کو بیدار کیا اور انھیں شاہین کے تصور کے ذریعے بتایا کہ آپ محض زمین کی مخلوق نہیں بلکہ آپ بہت خاص انسان ہیں اور بتدریج ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ وفاقی وزیر نے ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، وفاقی سیکرٹری جناب آصف حیدر شاہ اور وزارت کے افسران کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہماری اولین ترجیح علامہ اقبال کے افکار و خیالات اور تصورات کو آگے لے کر چلنا ہے۔

سینیٹر ولید اقبال نے صدارتی اقبال ایوارڈ یافتگان کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ نہ صرف مبارک باد بلکہ داد کے بھی مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شاہین کا تصور علامہ اقبال سے منسلک کیا جاتا ہے۔ اس کی پانچ خصوصیات ہیں: وہ تیز نگاہ ہے، وہ ویژن رکھتا ہے، وہ بلند پرواز ہے کہ وہ ستاروں پر کمند ڈالتا ہے، طوفان آ رہا ہو تو وہ بادلوں سے اوپر اڑان کرتا ہے، خلوت پسند ہے، تنہائی کو پسند کرتا ہے، پہاڑوں کی چٹانوں میں اکیلا ابھار رہتا ہے۔ وہ کبھی آشیانہ نہیں بناتا وہ دنیا کی مادی آسائشوں سے لاتعلق، بے نیاز ہے اور اس کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ کبھی کسی

دوسرے کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔

اے طائر لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

سینیٹر ولید اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال کے شاہین کا تصور ان مصنفین، ان دانشوروں اور ان محققین پر بھی صادق آتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی ان کاوشوں سے بصیرت کا مظاہرہ کیا ہے اور بلند پروازی کا ثبوت دیا ہے، انہوں نے اپنی تحقیق کے ذریعے نئے باب رقم کیے ہیں، ستاروں پر کمند ڈالی ہے، انہوں نے خلوت پسندی میں اپنا اور یہ جلیل کام کیا۔ یہ وہ شاہین ہیں جو تیز نگاہ ہیں جو بلند پرواز ہیں جو خلوت پسند ہیں، اس طرح کی تخلیق کرنے والے درویش ہیں اور بے نیاز ہیں اور جو کبھی کسی دوسرے کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتے۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر عارف علوی صاحب (صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان)، صدر اقبال اکادمی جناب شفقت محمود صاحب (وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، قومی ورثہ و ثقافت)، سینیٹر ولید اقبال محترمہ غزالہ سیفی صاحبہ (پارلیمانی سیکرٹری، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن)، معزز ممبران گورننگ باڈی، اقبال اکادمی پاکستان، معزز ممبران سلیکشن کمیٹی، صدارتی اقبال ایوارڈ، صدارتی اقبال ایوارڈ یافتگان اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال کا معروف شعر ہے:

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نُمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل علم افکار تازہ کی نُمود سے جہان تازہ کی تخلیق و تشکیل کرتے ہیں۔ اقبال اکادمی پاکستان اپنی دیگر علمی مجلسی اور نشریاتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اقبال شناسوں کی تحقیقی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اردو، انگریزی، پاکستانی اور بین الاقوامی سطح پر بہترین تصانیف کو صدارتی اقبال ایوارڈ سے نوازنے کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ یقیناً ایک خوش گوار فریضہ ہے۔ اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے اب تک تینتیس ایوارڈ دیے جا چکے ہیں۔

اقبال اکیڈمی وفاق کے تحت قائم کردہ ایک ایسا قومی و نظریاتی ادارہ ہے جو اقبال فہمی اور اقبال شناسی کے لیے متنوع علمی و تحقیقی منصوبے وضع کرتا ہے۔ جب مجھے اس ادارے کی ڈائریکٹر کی ذمے داری تفویض ہوئی تو یہ کورونا وبا کا نقطۂ آغاز تھا اور پوری دُنیا کی مجلسی فضائیں خاموش ہو چکی تھیں۔ چناں چہ ہم نے اس مناسبت سے لائحۂ عمل ترتیب دیا اور ہماری رفتار کار میں مُطلق کمی نہ آئی بلکہ گذشتہ ڈیڑھ برس کے دوران میں ہماری ادبی و مجلسی سرگرمیوں میں نئے رنگ سے اضافہ ہوا۔ اس عرصے میں ہم نے قومی و بین الاقوامی سطح پر متعدد لیکچر منعقد کیے، سیمینار اور ویبینار ہوئے، کانفرنسوں میں اقبال اکادمی کی نمایندگی کی گئی، طلبہ و طالبات کے لیے متنوع مقابلوں کا اہتمام ہوا۔ SOP's کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب میلے بھی منعقد ہوئے اور ان دنوں علامہ اقبال کے فلسفۂ تعلیم کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کی پیش رفت جاری ہے۔

اس عرصے میں ۲۵ کتب کی اشاعت عمل میں آئی اور ۳۵ زیر ترتیب ہیں نیز رسائل و جراید تسلسل سے چھپ رہے ہیں۔ یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ جناب شفقت محمود صاحب کی خصوصی دل چسپی سے ایوان اقبال میں ایک پُرکشش اور کشادہ مرکزِ فروخت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور علامہ اقبال کی قدیم رہائش واقع میکلوڈ روڈ کی تزئین و بحالی کے لیے بھی کاوشیں ہو رہی ہیں۔ نیز اقبال کے ذاتی ذخیرۂ کتب کی پنجاب یونیورسٹی کے اشتراک سے سکیننگ کا عمل جاری ہے تاکہ اس سرمایے کی تحفظ ہو سکے۔ اقبال اکادمی نشریاتی طور پر بھی پہلے سے زیادہ فعال ہو چکی ہے۔ اور متعدد لیکچر، سیمینار اور اہم پروگرام نشر کیے جا رہے ہیں، سائبر لائبریری کی کتب میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور میں ''فکرِ اقبال سیمینار''

فکرِ اقبال میں بنیادی طور پر عشق، خودی اور فقر کے تصورات ملتے ہیں: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے زیر اہتمام ۳ نومبر ۲۰۲۱ء کو ''فکرِ اقبال سیمینار'' کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت وائس چانسلر یونیورسٹی آف ایجوکیشن پروفیسر ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا نے کی۔ مہمان خصوصی جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال اور ایڈیشنل کمشنر لاہور سید امان انور قدوائی جب کہ مہمانان اعزاز میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ماہر اقبالیات بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر وحید الزمان طارق اور ڈاکٹر محمد اعجاز الحق اعجاز شامل تھے۔ ڈاکٹر وحید الرحمٰن خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ انہوں نے معزز مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اقبال اپنی قوم خاص کر نوجوانوں کے قلبی و ذہنی حالت سے بخوبی آگاہ تھے۔ علامہ محمد اقبال محرم راز، شاعر دلنواز بھی تھے۔ آج کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ بھی ہیں۔ اقبال کی شاعری آج بھی ضرب کلیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں ارض پاک ففتھ جنریشن وار کا شکار ہے۔ وائس چانسلر یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور پروفیسر ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا نے کہا علامہ اقبال کی سوچ اور فکر سے ہم ایک آزاد ملک میں ہیں۔ آزادی کی نعمت جو ہماری بزرگوں کی کوشش اور محنت سے حاصل ہوئی اس کا شکر ہم صرف اتحاد کی صورت میں کر سکتے ہیں۔ جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے کہا

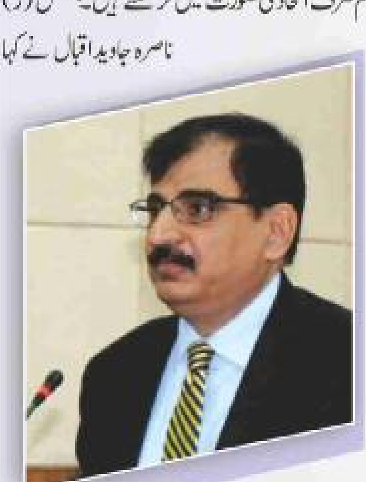

کہ علامہ کے کلام میں احترام آدمیت کا پیغام ملتا ہے۔ اقبال نے زیادہ تر عمر لاہور میں گزاری اور یہ ہم لاہور والوں کے لیے اعزاز ہے۔ ایڈیشنل کمشنر لاہور سید امان انور قدوائی نے کہا کہ علامہ کی فکر ہمارا اثاثہ ہے، یہ ہر انسان کو نئی سوچ، نئی دنیا تسخیر کرنے کے لیے دعوت دیتی ہے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے فکرِ اقبال کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کلام اقبال آج بھی اپنے اندر کشش رکھتا ہے۔ شاید ہی کوئی فرد ہو جسے اقبال کا شعر یاد نہ ہو یا اسے اپنا منشور حیات نہ بنایا ہو۔ علامہ کے کلام کو تفہیم کے اعتبار سے آسان کرنے کی ضرورت ہے۔ فکرِ اقبال کو مجموعی تناظر میں دیکھا جائے تو بنیادی طور پر تین تصورات عشق، خودی، فقر ملتے ہیں جو ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ فرد اپنی خودی ملت کے تابع کر دے تو ملتیں ترقی کرتی ہیں۔

ماہر اقبالیات بریگیڈیئر (ر) وحید الزماں طارق کا کہنا تھا کہ علامہ اقبال علامہ صرف وطن نہیں دینا چاہتے تھے۔ اس ملک کے نوجوانوں کو غلامی، استبداد، ملوکیت سے نجات دلانا چاہتے تھے۔

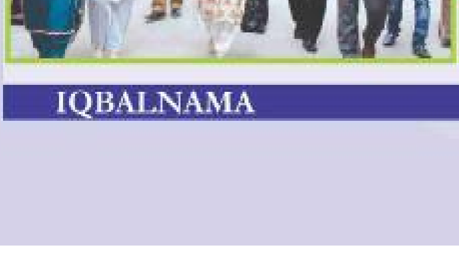

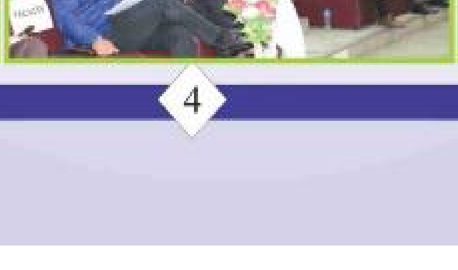

عشرہ رحمۃ للعالمینؐ کے سلسلے میں خصوصی لیکچر ''سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر کے تقاضے''

پوری دنیا میں جتنا نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر لکھا گیا کسی شخصیت پر نہیں لکھا گیا: ڈاکٹر حماد لکھوی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ''عشرہ رحمۃ للعالمینؐ'' کے سلسلے میں ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی کے زیر اہتمام ''سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر کے تقاضے'' کے عنوان سے خصوصی آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی، ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی تھے۔ مہمان مقرر نے سیرت طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سیرت النبی ﷺ کی بات کریں تو اس سے مراد تو نبی اکرم ﷺ کے سارے اخلاق و آداب اور جسمانی و شخصی اوصاف ہیں۔ محدثین نے اس کو ''شمائل'' کی اصطلاح کے ذریعے متعارف کروایا اور شمائل پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ پوری دنیا میں جتنا نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر لکھا گیا کسی شخصیت پر نہیں لکھا گیا، مسلم وغیر مسلم سبھی نے لکھا۔ کوئی مذہب ایسا نہیں جس مذہب کے پیروکاروں میں سے کسی نہ کسی نے سیرت کی کتاب نہ لکھی ہو۔ مائیکل ہارٹ جو خود مسلمان نہیں تھے انہوں نے پوری دنیا کے ان سو (۱۰۰) لوگوں کی فہرست بنائی جنھوں نے تاریخ میں تبدیلی اور انقلاب پیدا برپا کیا۔ اس فہرست میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو پہلے نمبر پر رکھا۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

مجلس اقبال چشمہ کے زیر اہتمام یوم اقبال کی تقریب

''مجلس اقبال چشمہ'' کے زیر اہتمام علامہ اقبال کے افکار کو عام کرنے کے لیے ۲۷ نومبر ۲۰۲۱ء کو ''اباسین کلب چشمہ'' میں ایک شاندار اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی ابتدا تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوئی، محرک گفتگو کے فرائض انجینئر عمیر اسلام نے سرانجام دیے۔ کلیدی مقررین ڈاکٹر وحید الرحمٰن، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور پروفیسر جلیل عالی نے علی الترتیب ''فکر اقبال اور عصر حاضر'' ''اقبال۔ وجود زن اور تصویر کائنات'' اور ''اقبال کا نظریہ پاکستان'' کے موضوع پر بڑے شستہ اور عمدہ پیرائے میں اظہار خیال کیا۔ تقریب کے دوران کلام اقبال سے بھی حاضرین محظوظ ہوتے رہے۔ آخر میں پروفیسر جلیل عالی اور ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کے ساتھ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ پُرمغز سوالات کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ حاظرین کی بھرپور دلچسپی کا مظہر تھا۔ بعدازاں معزز مہمانوں نے مولانا حامد سراج مرحوم کی قدیم لائبریری کا دورہ کیا۔ لائبریری میں عربی، فارسی اور اردو میں قرآن، حدیث، فقہ اور دوسرے موضوعات پر مبنی بہت سی قدیم کتب کا ذخیرہ موجود ہے علاوہ ازیں لائبریری کے ذخیرے میں ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن پاک بھی موجود ہے جس کے ہر صفحہ کو طلائی حاشیہ سے مزین کیا گیا ہے۔

فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال کی چھٹی برسی پر خصوصی سیمینار ''ڈاکٹر جاوید اقبال۔ایک ہمہ گیر شخصیت''

ڈاکٹر جاوید اقبال محض فرزند اقبال نہیں تھے بلکہ ایک ہمہ پہلو شخصیت تھے: جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال کی چھٹی برسی کے حوالے سے مورخہ ۱۳/اکتوبر کو ''ڈاکٹر جاوید اقبال- ایک ہمہ گیر شخصیت'' کے عنوان سے ایک خصوصی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔صدارت جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے کی۔ دیگر شرکاء میں ڈاکٹر وحید الزمان طارق، ڈاکٹر نجیب جمال، میاں ساجد علی اور محترمہ عطیہ ضمیر شامل تھیں۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت ڈاکٹر سید مسعود عالم نے حاصل کی جبکہ ظفر عباس جعفری نے علامہ اقبال کا نعتیہ کلام پیش کیا۔ مقررین نے ڈاکٹر جاوید اقبال کی زندگی، ان کی شخصیت اور ان کے کام کے مختلف پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کیا۔ جسٹس ناصرہ جاوید اقبال نے کہا کہ بہت بڑے لوگوں کی اولاد عام طور پر اُن جیسی نہیں ہوتی۔ لیکن ڈاکٹر جاوید اقبال اپنے والد کی طرح قناعت پسند تھے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال محض فرزند اقبال نہیں تھے بلکہ ایک ہمہ پہلو شخصیت تھے۔ ان کی شخصیت میں رحم دلی کا عنصر بہت تھا۔ بطور جج ان کی عدالت میں سزائے موت بہت کم ہوتی تھی۔ انھوں نے اس ضمن میں مختلف واقعات بھی بیان کیے۔ انھوں نے چوہدری محمد حسین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر چوہدری محمد حسین نہ ہوتے تو جاوید اقبال وہ نہ ہوتے جو وہ تھے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال نے فکر اقبال کا جدید حوالوں سے تجزیہ کیا۔ ان کی تحریریں اجتہادی پہلو رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے تاریخی حوالے سے ڈرامے لکھے، افسانہ نگاری بھی کی اور ان کے افسانے تاریخی موضوعات کا احاطہ عمدگی سے کرتے ہیں۔ وہ

اردو افسانے میں فلسفیانہ پہلو بھی پیش کرتے ہیں اور اسلوب انتہائی عمدہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔

ڈاکٹر وحید الزمان طارق نے کہا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال علم و خرد سے دانشور، نکتہ دان، قصہ نگار اور جج بھی تھے، جن کو علامہ اقبال سے قلب و نظر اسرار فاش کرتے تھے۔ دل نشیں شخصیت کے مالک تھے۔ روشن فکر، دانا جمال نے کہا کہ جسٹس جاوید اقبال مرحوم نے حضرت اقبال کی زندگی کو تھی اور علامہ اقبال جیسی شخصیت پر لکھنے سے ہاتھ اور قلم بھی کانپتا ہے۔ تاریخ پر غلبہ ہوان پر کیسے لکھا جائے تاہم ڈاکٹر جاوید اقبال نے یہ کام میاں ساجد علی نے کہا کہ اقبال بہترین فکریات کے شاعر ہیں اور اقبال کے لکھے ہوئے زیادہ تر ڈرامے فسادات اور آزادی کے واقعات پر درپیش مسائل کا احاطہ بھی کیا اور طنز و مزاح پر مبنی ڈرامے بھی لکھے۔ ان ڈراموں سے اصلاح کا کام لیا گیا۔

ہے۔ سوانح کی ذیل میں دیکھیں تو ''زندہ رود'' ایک کامیاب آپ بیتی

بہرہ مند تھے، ان کی نگاہ میں نیکی و بدی کی طاقتیں عیاں تھیں۔ وہ ملی تھی۔ وہ ایام کی گرہوں کو کھول کر بیان کرتے تھے۔ وہ عشق کے اور باخبر بھی تھے جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیب علامت کے طور پر پہنچایا ہے۔ حضرت اقبال کی زندگی بھی دریا جیسی جن کے خیالات میں بڑا ہی فکری پھیلاؤ، جو اک زمانہ پر غالب ہو، بہترین انداز میں کر کے دکھایا۔

جاوید اقبال اس کے عمدہ شارح ہیں۔ عطیہ ضمیر نے کہا کہ ڈاکٹر جاوید مشتمل ہیں اور اجتماعی المیے کے عکاس ہیں۔ انہوں نے عورت کو

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو دو روزہ قومی آن لائن اقبال کانفرنس ''اقبالِ پاکستان'' انعقاد کیا گیا

اقبال کے مطابق فرد کو ضربِ کلیمی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے درکار ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

یومِ اقبال کی مناسبت سے اسلامیہ نے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب ''اقبالِ پاکستان'' کے عنوان سے دو روزہ قومی مبنی کانفرنس میں ملک کے ممتاز ماہرین رضوی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر ایوب فراقی، ڈاکٹر وحید الزمان طارق، ڈاکٹر محمد سلیم ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، ڈاکٹر عبدالروف دیگر نامور اساتذہ کرام نے اپنے مقالات پیش اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے بطور

یونیورسٹی بہاولپور شعبہ زبان و ادبیات فارسی (تمغہ امتیاز) کی زیرِ سرپرستی ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو آن لائن کانفرنس کا انعقاد کیا۔ چار نشستوں پر اقبالیات ڈاکٹر اکرم شاہ اکرام، ڈاکٹر خورشید صابر، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر تحسین مظہر، ڈاکٹر معین نظامی، ڈاکٹر اقبال شاہد، رفیق، ڈاکٹر شفیق احمد، ڈاکٹر روزینہ انجم اور کیے۔ دوسری نشست میں ڈائریکٹر اقبال مہمان اعزاز شرکت کی۔ آن لائن شرکاء سے

گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۹۰۸ء میں جب علامہ یورپ سے واپس آتے ہیں تو ان کے کلام کا رنگ نئے عسکری پیکر میں ڈھل جاتا ہے اور وہ وطنیت کی بجائے ملتِ واحدہ کا پیغام دینے لگتے ہیں۔ ''بانگِ درا'' میں اقبال عسکری عناصر کی مدد سے ایسی فضائیں ترتیب دیتے ہیں کہ پڑھنے والے کے دل میں ولولۂ تازہ پیدا ہوتا ہے۔ بانگِ درا میں عسکریت کا یہ رنگ فی الحقیقت تہذیب و تاریخ مسلم سے ایک مکالمہ ہے۔ بانگِ درا میں ان کے پیش کردہ تصورات عشق و خرد، خودی و بے خودی اور مردِ مومن و فقر کے استعاروں میں عسکری رنگ و آہنگ ملتا ہے۔ بال جبریل میں بھی حرب و ضرب پر مبنی عسکری عناصر اقبال کے شعریت پر مبنی رنگ کی آمیزش سے جداگانہ لطف دیتے ہیں۔ ضربِ کلیم کا جائزہ لیں تو اقبال کہتے ہیں کہ فرد کو ضربِ کلیمی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے درکار ہے۔ دل چسپ امر یہ ہے کہ بطور ایک شاعر اور فن کار وہ عسکری رمزوں کی وساطت سے فنونِ لطیفہ کے حوالے سے بھی ایک حقیقی، لافانی اور زندگی سے بھرپور تصور دیتے ہیں۔

دو روزہ قومی آن لائن کانفرنس کے منتظم ڈاکٹر مصطفیٰ حیدر زیدی اور معاونین ڈاکٹر عصمت درانی، ڈاکٹر روزینہ انجم، ڈاکٹر مسرت واحد تھے۔

فکر اقبال میں ہر دور کے لیے رہ نمائی موجود ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

عالمی یوم اقبال ویبینار ''افکار اقبال اور دور جدید'' سے ڈائریکٹر اقبال اکادمی کا خطاب

قونصلیٹ جنرل آف پاکستان ٹورنٹو اور عالمی مجلس اقبال کے زیر اہتمام یوم اقبال کی مناسبت سے ''افکار اقبال اور دور جدید'' کے عنوان سے ۶ نومبر ۲۰۲۱ء کو بذریعہ زوم (Zoom) دوروزہ عالمی ویبینار کا انعقاد کیا گیا۔ مقررین میں ڈاکٹر اسلم انصاری، ڈاکٹر عبدالحق (بھارت)، پروفیسر شریف بقا، ڈاکٹر تقی عابدی (کینیڈا)، ڈاکٹر خلیل توقار (ترکی)، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان)، پروفیسر خالد سنجرانی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی اور ڈاکٹر محمود الاسلام شامل تھے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کا کہنا تھا کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ فکر اقبال میں ہر دور کے لیے رہ نمائی موجود ہے۔ علامہ خود بھی اپنے کلام اور افکار کو ہر دور کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ متنوع لہجوں میں اکثر مقامات پر افراد ملت کے لیے نیک دعائیں اور تمنائیں بھی کرتے رہے۔ افکار اقبال میں خودی، عشق اور فقر کلیدی حیثیت رکھتے ہیں، دیگر تمام زاویے انہی تصورات سے مربوط ہیں۔ یہ مثلث ہمیں دور جدید کے مسائل سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ دور جدید میں اسلام اور ملت اسلامیہ، سیاسیات، تعلیم و تربیت، آزادئ نسواں، آرٹ جیسے چیلنج بہت نمایاں ہیں۔ اقبال ہر طرح کے چیلنج سے آگاہ تھے۔ علامہ اقبال کے کلام میں ایسے بہت سے نکات موجود ہیں جو نئے تقاضوں کا مقابلہ کرنے کے لیے رہ نمائی دیتے ہیں۔ اقبال نئے زمانے کی بات کرنے کے ساتھ، نیا زمانہ تخلیق کرنے کی بات بھی کرتے ہیں۔ تقریب میں وسیم ہارون نے تلاوت قرآن پاک کا فریضہ انجام دیا اور نعتیہ کلام اقبال پڑھنے کی سعادت حاصل کی جب کہ ذکیہ غزل نے کلام اقبال پڑھ کر سنایا۔ ویبینار کی میزبانی کے فرائض جناب عبدالحمید (قونصلیٹ جنرل آف پاکستان ٹورنٹو) اور جناب نعمان بخاری نے انجام دیے۔

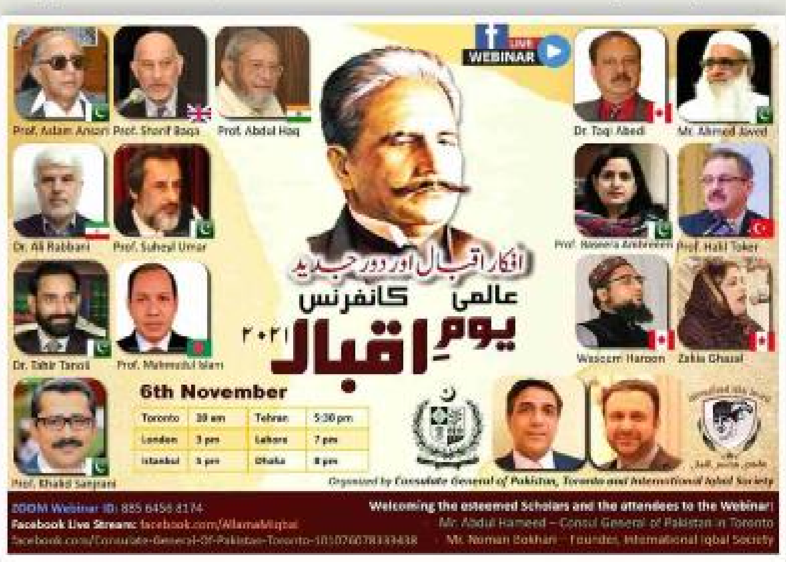

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی لیکچر: ''سر سید احمد خاں اور علامہ اقبال''

اقبال ایک طرح سے سر سید احمد خاں کی تحریک کے پروردہ ہیں: ڈاکٹر سید تقی عابدی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ''سر سید احمد خاں اور علامہ اقبال'' کے عنوان سے ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر کینیڈا میں مقیم معروف ماہر اقبال ڈاکٹر تقی عابدی تھے۔ انہوں نے کہا کہ اقبال ایک طرح سے سر سید احمد کی تحریک کے پروردہ ہیں، دونوں کے درمیان بہت سی مماثلتیں پائی جاتی ہے۔ اقبال کہتے ہیں ان کے کلام کا محور و مرکز قرآن مجید ہے۔ دونوں نے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ دونوں معلم بھی تھے۔ دونوں نابغہ روزگار نشاۃ ثانیہ کے علمبردار ہیں۔ نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت دونوں کا ہی مقصد تھا اور تاریخ میں دونوں ہمیں سماجی کارکن کے طور پر بھی نظر آتے ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے اپنے کلام میں سید کی لوح تربت پر بات کی، طلبہ علی گڑھ کے لیے شعر لکھے، راس مسعود کو اس وجہ سے جگہ دی کہ وہ محمود ابن سر سید تھا۔ دونوں شخصیات نے ہمیں بتایا کہ ہماری جو شریعت، طریقت، حقیقت ہے یہ سب علم ہی ہے۔ لیکن علم سے کچھ حاصل نہیں جب تک اس پر ہم عمل نہ کریں۔ عمل اس وقت تک معتبر نہیں ہوتا جب تک اس میں اخلاص اور سچائی نہ ہو اور اخلاص میں یقین نہیں تو اخلاص بیکار۔ انہوں نے کہا کہ سر سید احمد خاں کے ''تہذیب الاخلاق'' سے پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا۔

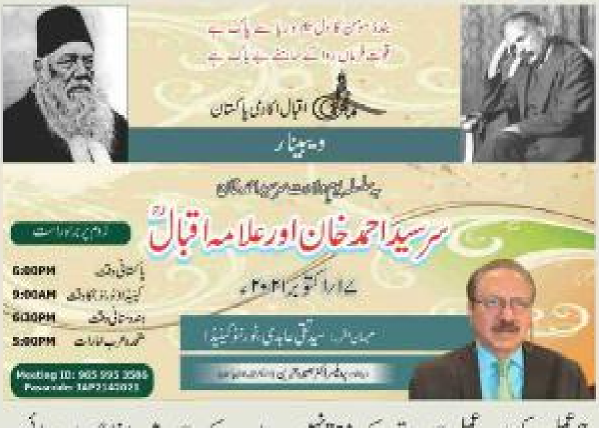

مکمل لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔ WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

سیرت النبی ﷺ ہمارے لیے ہر میدان میں مشعل راہ ہے: سینیٹر ولید اقبال

عشرہ رحمۃ للعالمینؐ کے سلسلے میں "سیرت النبی ﷺ" سیمینار سے مقررین کا خطاب

عشرہ رحمۃ للعالمینؐ کے سلسلے میں اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو "سیرت النبی ﷺ" سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ صدارت سینیٹر ولید اقبال نے کی۔ دیگر مقررین میں پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ اور ڈاکٹر طارق شریف زادہ شامل تھے۔ میزبان ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے حرف آغاز پیش کیا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد بشارت علی نے حاصل کی جبکہ زید فاطمہ نے نعت رسول مقبول ﷺ اور انعم شہزادی نے علامہ اقبال کا نعتیہ کلام پیش کیا۔ سیمینار میں نمل یونیورسٹی سے طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کیا۔

سینیٹر ولید اقبال نے کہا کہ سیرت النبی ﷺ ہمارے لیے ہر میدان میں مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال کا کلام بھی نبی پاک ﷺ کی محبت اور اللہ کی اطاعت سے بھرپور ہے۔ وہ حضور اکرم ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اگر میرے کلام میں قرآن سے ہٹ کر کوئی بات ہو تو اے نبی پاک آپ ﷺ قیامت کے دن مجھے اپنی شفاعت سے محروم رکھیے گا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ علامہ کی شاعری کا محور حضور ﷺ سے انس ہے۔ ہماری عزت، مقام، درجہ سب حضور ﷺ کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو خصوصاً سیرت کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے ریاست مدینہ کی سماجی و معاشی اقدار کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں ریاست مدینہ بنانا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی یا کسی بھی بڑے ادارے کے ذریعے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے کیے گئے عدالتی فیصلوں کو شائع کر کے عوام تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی پاک ﷺ دفاع کی مضبوطی کے بھی قائل تھے۔ آپ ﷺ نے نئی بستیاں بسانے اور ان کی گلیوں کی چوڑائی کے متعلق بھی آگاہی دی۔ ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ نے سیرت نبی ﷺ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے لیڈر تھے۔

ہمارے نبی رہبر و رہنما تھے۔ انہوں نے توحید کے پرچم تلے آنے کی دعوت دی۔ لیڈر کی حکومت میں کوئی شخص بھی بھوکا نہیں رہتا۔ ہمیں حضور ﷺ سے والہانہ اور غیر مشروط محبت ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں کو رسول پاک ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں سے آگاہی ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر طارق شریف زادہ نے کہا کہ دین عمل کا حصہ ہونا چاہیے۔ حضور ﷺ کا سب سے مختصر اور جامع تعارف "رحمت" ہے۔ حضور ﷺ دشمنوں کے ساتھ جیسا سلوک فرماتے تھے، اگر ہم بھی اس پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیں تو زندگیاں آسان ہو جائیں۔

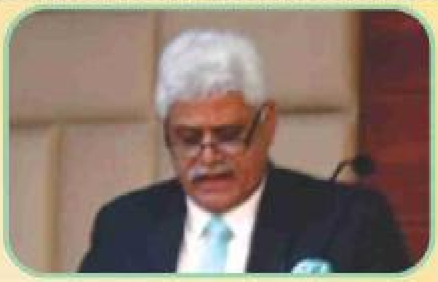

علامہ اقبال نے فلسفہ، خودی، عشق وخرد جیسے تصورات کو اپنے کلام میں سائنسی انداز سے بیان کیا: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

اقبال اکادمی پاکستان کے اشتراک سے، بحریہ یونیورسٹی، لاہور کیمپس میں قومی کانفرنس ”سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں اقبال کے شاہین“

یوم اقبال کی مناسبت سے بحریہ یونیورسٹی، لاہور اور اقبال اکادمی پاکستان کے اشتراک سے ۱۱ نومبر ۲۰۲۱ء کو تین روزہ دوسری قومی اقبال کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تیسری نشست کا عنوان ”سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں اقبال کے شاہین“ تھا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین مہمان خصوصی تھیں۔ حرفِ تشکر کموڈور (ر) شاہد عظمت وائیں ڈائریکٹر بحریہ یونیورسٹی، لاہور کیمپس نے ادا کیا۔ کلیدی خطاب ڈاکٹر رفیق خان (پروفیسر انوائرمینٹل سٹڈیز) نے کیا۔ مقررین میں انجینئر عنایت علی (سابق ڈائریکٹر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن)، جناب رحمت اللہ گل (یونیورسٹی آف سیالکوٹ)، انجینئر شیخ مفتی توقیر (بانی نورالعلم یونیورسٹی، یو اے ای)، محمد حسنین (ریڈیو براڈ کاسٹر) شامل تھے۔ ڈاکٹر محمد رفیق خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ علم فلسفہ پر دسترس علامہ محمد اقبال کو ہر لحاظ سے سائنس پر دسترس بھی دیتی ہے۔ سائنس میں کڑی سے کڑی ملا کر تجربہ، مشاہدہ اور پھر نتیجہ سند کہلاتا ہے۔ علامہ اقبال نے فطرت سے متاثر ہو کر لٹریچر تخلیق کیا۔ اس لٹریچر کا اطلاق معاشرے پر کیا اس کا نتیجہ تقسیم ہند کی صورت میں سامنے آیا۔ قرارداد پاکستان کے تخلیق کار علامہ محمد اقبال ہی تھے۔ ڈاکٹر محمد رفیق کا کہنا تھا کہ ہمارا علم مغرب میں چلا گیا انہوں نے اسے ٹیکنالوجی میں تبدیل کر کے حکمرانی قائم کی۔ اقبال جہاں گیر، جہاں بان اور جہاں آرا بھی تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اقبال اپنی فطرت کے اعتبار سے تکنیکی ذہن رکھتے تھے۔ انھوں نے فلسفہ، خودی، عشق وخرد جیسے تصورات کو اپنے کلام میں سائنسی انداز سے بیان کیا۔ علامہ اقبال اپنی فکر کو واضح کرنے کے لیے کائنات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں جب کہ قرآن بھی دعوت فہم دیتا ہے۔ مشاہدہ تجربے کی بنیاد ہے اور تجربہ ترقی کی ضمانت ہے۔ انھوں نے کہا کہ اقبال کے ہاں جمود کا تصور نہیں ہے۔ عشق کے امتحان سے ان کی مراد سائنسی ترقی اور انسانیت کی خدمت وفلاح ہے۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اقبال نے عقل کی توضیح کی ہے۔ حیرت کی دنیاؤں میں قدم رکھتے ہی ایجادات سامنے آتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقل خدا ہیں خدا کی نمائندہ ہے جب کہ عقل خود بیں انائے کاذب کی نمائندگی کرتی ہے۔ اقبال کے کلام میں علم حیاتیات، علم ریاضیات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ شاہین کی صفات کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو وہ بلند سے بلند تر ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ خصوصیات اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کی کوشش کو اقبال عشق کا نام دیتے ہیں۔ کم عمر ریڈیو براڈ کاسٹر محمد حسنین نے علامہ اقبال کے فلسفۂ خودی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ علامہ کا تصور خودی نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ وہ نوجوانوں کو شاہین سے تشبیہ دیتے ہیں جس کا کام بلند پرواز اور نئی منزلوں کی تلاش ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالحفیظ (ٹریک ڈائریکٹر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بحریہ یونیورسٹی، لاہور کیمپس) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ محمد عمار نے کلام اقبال پیش کیا جب کہ نظامت کے فرائض عروسہ خان نے انجام دیے۔ نشست کے آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہوا جس میں ماہرین پر مشتمل پینل نے شرکا کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیے۔ اس موقع پر انجینئر عنایت علی نے کہا کہ سائنسی علوم سے متعلق ۲۲ کتب علامہ اقبال کے زیر مطالعہ رہیں۔ سیر افلاک کے ذکر میں جس طرح انہوں نے آسمانوں اور سیاروں کا بیان کیا ہے کوئی ماہر فلکیات ہی ایسا کر سکتا ہے۔ علامہ کے اسی تخیلاتی سفر میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا تصور بھی ملتا ہے۔ اقبال اکادمی پاکستان نے کانفرنس کے موقع پر نمائش کتب کا اہتمام بھی کیا اور طلبہ و طالبات کے لیے خصوصی رعایت پر کتب فراہم کیں۔

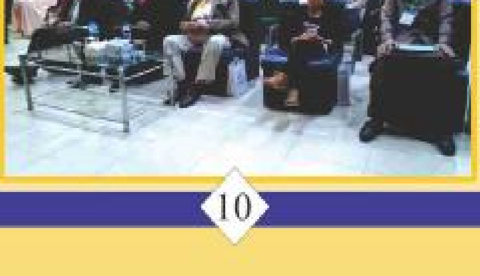

علامہ اقبال ایک ایسی فلاحی ریاست کا تصور سامنے لائے جو اسلامی اصولوں پر مبنی ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

پنجاب کونسل آف دی آرٹس، سرگودھا ڈویژن کے زیر اہتمام قومی کانفرنس ''فلاحی ریاست کا تصور اور فکر اقبال''

علامہ اقبال ایک ایسی فلاحی ریاست کا تصور سامنے لائے جو اسلامی اصولوں پر مبنی ہے۔ اقبال فلاحی ریاست کو زمانہ حال کے کسی ازم کے ساتھ نہیں جوڑتے، وہ کسی سیاسی ازم کو اپنی شاعری میں جگہ نہیں دیتے اور اپنے خیالات کو قرآن پاک سے اخذ کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے یوم اقبال کے حوالے سے ۱۳ر نومبر ۲۰۲۱ء کو پنجاب آرٹس کونسل سرگودھا ڈویژن کے تعاون سے ڈاکٹر فرح مسعود کمشنر سرگودھا ڈویژن کی سرپرستی میں منعقدہ کانفرنس سے اپنے صدارتی خطاب میں کیا۔ کانفرنس کا عنوان ''فلاحی ریاست کا تصور اور فکر اقبال'' تھا۔ خطبۂ استقبالیہ ڈاکٹر محمد ریاض ہمدانی ڈائریکٹر پنجاب آرٹس کونسل سرگودھا نے پیش کیا۔ کلیدی خطاب پروفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، سابق ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا تھا۔ صدارت پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر غلام عباس ڈین فیکلٹی آف سائنسز سرگودھا اور مہمان اعزاز پروفیسر ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم ماہر اقبالیات، ڈاکٹر انیلہ سلیم شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی تھے۔

تلاوت کی سعادت منیر احمد نے حاصل کی، نعت رسول مقبول ﷺ صبا مشتاق نے جب کہ کلام اقبال نور العین نے پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شعیبہ معید، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو سرگودھا یونیورسٹی نے انجام دیے۔

اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کا ۵۷واں اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کا ۵۷واں اجلاس ۹ر نومبر ۲۰۲۱ء کو کمیٹی روم قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، کوہسار بلاک، اسلام آباد میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، قومی ورثہ و ثقافت رصدر اقبال اکادمی پاکستان جناب شفقت محمود نے کی۔ وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت محترمہ غزالہ سیفی کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی گئی۔ دیگر شرکاء میں ہیئت حاکمہ کے معزز ممبران بیرسٹر ولید اقبال، ڈاکٹر ایوب صابر، ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، جناب ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈی جی آئی آر آئی ڈاکٹر ضیاء الحق، وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب آصف حیدر شاہ، جوائنٹ سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب مرید راہیمون، فنانشل ایڈوائزر قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب راجہ اختر اقبال اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان ڈاکٹر بصیرہ عنبرین شامل تھیں۔

کلام اقبال کے بہت سے پہلو اخلاقی مضبوطی کا درس دیتے ہیں

کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام فکر اقبال سیمی نار سے مقررین کا خطاب

کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ۱۲ نومبر ۲۰۲۱ء کو بذریعہ زوم ویبنار کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا انعقاد صدر کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن رانا اعجاز حسین نے کیا اور مہمان خصوصی سید سجاد حیدر (سفیر اسلامی جمہوریہ پاکستان) کویت تھے۔ خطبہ صدارت پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان) نے پیش کیا۔ اظہار تشکر پروفیسر ڈاکٹر علی انصاری چیئر مین ایجوکیشن کمیٹی (کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن) اور حرف آغاز جناب خالد امین جنرل سیکرٹری (کے پی ایف اے) نے پیش کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ کلام اقبال کے بہت سے پہلو قوم کو اخلاقی مضبوطی کا درس دیتے ہیں۔ عدل و مساوات کا تعلق انہی پہلوؤں کے ساتھ ہے۔ اقبال کی نظر میں ایسی اقوام کے سفینے ڈوب جاتے ہیں جو اپنی بنیاد عدل و مساوات پر نہیں رکھتیں۔ اس کی کمی سے انسانیت فساد سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔ اس کے فقدان سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اچھا معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا۔ ملت اسلامیہ کی یکجہتی کا راز اسی امر میں مضمر ہے کہ بالا و پست ایک ہو جائیں۔ آقا و غلام کی تعریف مٹ جائے اور یہ معاشرے میں امن کے قیام کے لیے ایک کلیدی نکتہ ہے۔ تصور عدل و مساوات کو بہت زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے۔ ویبنار کے انعقاد پر ناظم تقریب جناب سہیل یوسف (وائس پرنسپل پاکستان انگلش سکول جولی) اور کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے تمام ارکان کو مبارک باد دی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت جناب وجیہ الحسن فنانس سیکرٹری (کے پی ایف اے) نے حاصل کی۔ کلام اقبال معروف گلوکار علی عباس اور جناب طارق اقبال (انچارج ویب میڈیا) نے پڑھا۔ مقالہ نگاران میں محمد انعام مورگا نائیٹ، رانا اعجاز حسین (کے پی ایف اے)، محمد فیصل (کالم نویس) شامل تھے۔

مزار اقبال پر حاضری

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کا ۱۴۵ واں یوم ولادت انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اقبال اکادمی پاکستان کے دفتری عملے نے مزار اقبال پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔ جناب بابر احمد، جناب مرتضیٰ حسین، جناب ظہیر احمد بابر، جناب سید فاروق شاہ، جناب ثار احمد، جناب محمد ساجد اور محمد رئیس نے فاتحہ خوانی بھی کی۔

بحریہ یونیورسٹی لاہور اور آرٹ کونسل سرگودھا میں منعقدہ اقبال کانفرنسوں کے موقع پر اقبال اکادمی کے بک سٹال

یوم اقبال کی تقریبات کے سلسلے میں اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی سیمینار

اقبالؒ نے اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں کے تشخص اور تہذیبی شناخت کو بچایا: ذوالفقار احمد چیمہ

یوم اقبال کی تقریبات کے سلسلے میں اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ''علامہ اقبال کا پیغام نسل نو کے لیے'' کے عنوان سے خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان جناب ذوالفقار احمد چیمہ، چیئرمین اقبال کونسل تھے۔ نوجوان طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے ذوالفقار احمد چیمہ نے کہا کہ کوئی اور شاعر انسانی ذہنوں کو اتنا متاثر نہیں کر سکا جتنا علامہ اقبال نے کیا۔ علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری میں خودی اور فقر کی اصطلاحیں بہت زیادہ استعمال کیں۔ اقبال کا فوکس نوجوانوں پر تھا۔ علامہ محمد اقبال کے مطابق یہی وہ طبقہ ہے جو حق اور سچ کو سب سے پہلے قبول کرتا ہے، ہراول دستے کا کردار ادا کرتا ہے۔ اقبال چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے اہداف سب سے بلند ہوں اور دنیا میں پروقار اور خودمختار قوم کے طور پر زندہ ہیں۔ جب نوجوان اپنی غلامی پر مطمئن ہو گئے تو انھیں شاعری کے ذریعے پیغام دیا کہ علم وتحقیق مسلمانوں کی ترجیح تھی تو وہ بلندی کی اوج پر تھے۔ ناطہ توڑا تو گر گئے۔ علامہ محمد اقبال جہاں یورپ کی تہذیب کے نقاد تھے وہیں یورپ کی علم دوستی کے معترف بھی تھے۔

انہوں نے کہا کہ تاریخ کا ہمیشہ سے اٹل فیصلہ ہے جب کوئی طاقت کسی ملک پر قبضہ کرتی ہے تو اس کی زمین پر نہیں ذہن پر قبضہ کرتی ہے۔ اپنی تہذیب کو پروان چڑھاتی ہے۔ اقبال نے اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں کے تشخص اور تہذیبی شناخت کو بچایا۔ آج بھی ہمارے مفکرین اقبال کے اس کارنامے کو سراہتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اقبال کی آواز میں جو پذیرائی تھی وہ کسی اور میں نہیں تھی۔ علامہ اقبال کی آواز نے یورپ کی تہذیب کو چیلنج کیا اور کہا اس سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں۔ قائد اعظم علامہ اقبال کے لیے ہمیشہ دو الفاظ استعمال کرتے تھے My firend and my guide۔ قبل ازیں افسر تعلقات عامہ ہارون اکرم گل نے معزز مہمان کا تعارف پیش کیا اور مہمانوں کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ نقابت کے فرائض محترمہ زیدفاطمہ نے انجام دیے۔

اس موقع پر لاہور کالج برائے خواتین، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے طلبہ وطالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آخر میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے مہمان مقرر کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی۔

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY مکمل لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں دو روزہ بین الاقوامی اقبال کانفرنس ''عصر حاضر میں فکرِ اقبال کی ضرورت وافادیت''

پوری دنیا میں کلام اقبال اور افکار اقبال کی مقبولیت روز بروز بڑھ رہی ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ۱۷ر۱۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس ''عصر حاضر میں فکر اقبال کی ضرورت وافادیت'' میں خصوصی شرکت کی۔ یہ کانفرنس شعبہ اقبالیات کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں کلام اقبال اور افکار اقبال کی مقبولیت روز بروز بڑھ رہی ہے اور پاکستانی قوم بھی اقبال سے دلی وابستگی رکھتی ہے۔

دو روزہ کانفرنس کا افتتاح وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کیا۔ اس موقع پر مہمانان اعزاز سجادہ نشین دربار عالیہ خواجہ غلام فرید خواجہ قطب الدین فریدی، جسٹس ریٹائرڈ ناصرہ جاوید اقبال نے آن لائن شرکت کی۔ خطبہ صدارت میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے اقبال کا پیغام ہے کہ وہ نیابت کے لیے مخلص ہو جائیں اور جدوجہد کریں اسی مقصد کے لیے انسان کو مسجود ملائک بنایا گیا۔ علامہ اقبال نے خودی، خودشناسی، قرآن فہمی، عشق اور جدوجہد کا درس دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پورے یقین، اعتماد اور جذبہ عشق سے جدوجہد کی جائے تو کامیابی ملے گی۔ وائس چانسلر نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں حال ہی میں شعبہ اقبالیات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ پیغام اقبال کو قومی اور عالمی سطح تک پھیلایا جا سکے۔

ڈاکٹر تنظیم الفردوس، شعبہ اردو جامعہ کراچی نے کہا کہ اقبال کو سمجھنے کے لیے عہد قدیم کی تہذیبوں کو جاننا ضروری ہے۔ حقیقت میں افکار اقبال تمام نوع انسانی کے لیے ہیں۔ جسٹس ریٹائرڈ ناصرہ جاوید اقبال نے وائس چانسلر اور اساتذہ کو شعبہ اقبالیات کے قیام پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم اور علامہ اقبال دونوں کا پیغام قرآنی تعلیمات کے تناظر میں تھا کہ دین میں کوئی جبر نہیں اور ہمیں انسانیت اور مخلوقات کی بہتری کے لیے سرگرم رہنا چاہیے۔ پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ لینگویجز نے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ جب کہ ڈاکٹر رفیق الاسلام سربراہ شعبہ اقبالیات نے فکر اقبال پر اظہار خیال کرنے کے ساتھ ساتھ شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

دو روزہ، دوسری عالمی اقبال کانفرنس

''فکر اقبال کی عصری معنویت''

نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) میں شعبہ فارسی کے زیر انتظام ''فکر اقبال کی عصری معنویت'' کے عنوان سے ۲۴ر نومبر ۲۰۲۱ء کو دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ مہمان خصوصی اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر سید محمد علی حسینی تھے جبکہ سابق ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی پروفیسر فتح محمد ملک، ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان پروفیسر ڈاکٹر یوسف خشک نے بطور مہمان اعزاز نے شرکت کی۔

اس موقع پر ریکٹر نمل میجر جنرل (ر) محمد جعفر، ڈائریکٹر جنرل نمل بریگیڈیئر سید نادر علی، پرو ریکٹر اکیڈمک پروفیسر ڈاکٹر سفیر اعوان، پرو ریکٹر ریسرچ ڈاکٹر زبیر غوری، ڈینز، ڈائریکٹرز، صدور شعبہ، فیکلٹی ممبران اور طلبا کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔ اس میں افغانستان، انڈیا، ترکی، جرمنی اور ایران سے سکالرز شرکت کی۔ ایران کے سفیر نے کہا کہ علامہ اقبال مسلم امہ کے شاعر ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد کے لئے اقبال کی خدمات گراں قدر ہیں، انہوں نے کہا کہ اقبال کا زیادہ تر کلام فارسی میں ہے اور اقبال کی شاعری میں فارسی زبان اور ایران سے خاص محبت نظر آتی ہے، عصر حاضر میں اقبال کے افکار کی روشنی میں پاکستان ، ایران اور تمام امہ مل کر مشترکہ لائحہ عمل اپنا سکتے ہیں تا کہ اسلام کا صحیح تشخص پیدا کیا جا سکے۔

مجلس صوفی تبسم کے زیرِ اہتمام
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں یوم اقبال کی تقریب

مجلس صوفی تبسم گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کے زیرِ اہتمام یوم اقبال کی تقریبات کے سلسلے میں ۳۰ نومبر ۲۰۲۱ء کو سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع ''اقبال اور عصر حاضر'' تھا۔ سیمینار کی نظامت کے فرائض فاروق احمد خان اور جنید حسن عبادی نے سرانجام دیئے۔ حمد و نعت کے بعد مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر وحیدالزمان طارق نے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی، عصر حاضر میں درپیش فتنوں کی نشان دہی کرتے ہوئے اس کا حل فکر اقبال کی روشنی میں تجویز کیا۔ اس کے بعد نذیر احمد میوزک سوسائٹی سے فیضان حیدر اور کاظم رضوی نے کلام اقبال سے سامعین کو محظوظ کیا۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اقبال اکادمی کے لئے صوفی غلام مصطفی تبسم کی خدمات کا ذکر کیا اور کلام اقبال کی فکری جہات پر گفتگو کی۔ وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر اصغر زیدی نے صدارتی کلمات سے نوازا اور مجلس صوفی تبسم کی خدمات کو سراہا۔

آخر میں ایڈوائزر مجلس ڈاکٹر اقصیٰ ساجد نے مہمانان گرامی سے اظہار تشکر کیا اور مہمانوں کو وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی نے اعزازی شیلڈیں اور گلدستے پیش کیے۔ علاوہ ازیں صدر مجلس فاروق احمد اور تقریب میں حصہ لینے والے دیگر طلبا کو ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کی جانب سے کتابوں کے تحائف پیش کیے گئے۔ اس موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے جی سی یونیورسٹی میں کتابوں کا سٹال لگایا گیا جس پر اقبال اکادمی کی مطبوعات اہل ذوق کے لیے 50 فیصد رعایت پر دستیاب رہیں۔

اقبال اکادمی کے اسکالرز شمالی امریکہ آئیں تو اردو بولنے والوں کی بڑی تعداد کو اقبال فہمی میں مدد ملے گی

معروف اقبال شناس ڈاکٹر تقی عابدی کی اقبال اکادمی پاکستان آمد

کینیڈا میں مقیم معروف ماہر اقبال ڈاکٹر تقی عابدی مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی پاکستان تشریف لائے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور اکادمی کے افسران سے ملاقات کے دوران شمالی امریکہ میں اقبالیاتی سرگرمیوں کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے فکر اقبال کی ترویج کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کے کردار کو سراہا اور کہا کہ اقبال اکادمی کے اسکالرز شمالی امریکہ آئیں تو وہاں موجود اردو بولنے والوں کی بڑی تعداد کو اقبال فہمی میں مدد ملے گی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے معزز مہمان کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور اکادمی کی طرف سے آن لائن لیکچرز کے سلسلے میں یادگاری شیلڈ بھی پیش کی۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے اپنی تازہ تصانیف ڈائریکٹر اقبال اکادمی کو پیش کیں۔ اس موقع پر محمد نعمان چشتی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، ڈاکٹر خضر یاسین، ہارون اکرم گل، انجینئر عنایت علی، فہیم ارشد، محمد بابر خان، محمد اسحاق اور اسد حنیف بھی موجود تھے۔

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی لیکچر "اقبال اور دانش حاضر"

علامہ اقبال "دانش حاضر" سے مراد "جدید علم" لیتے ہیں: ڈاکٹر محمد رشید ارشد

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام "علامہ اقبال اور دانش حاضر" کے عنوان سے ۹ نومبر ۲۰۲۱ء کو خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر رشید ارشد تھے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال دانش حاضر سے آج کل کی دانش نہیں بلکہ "جدید علم" مراد لیتے ہیں۔ اقبال اسے دانش فرنگ بھی کہتے ہیں۔ علامہ نے اس کا اظہار بھی اپنے اشعار میں کیا کہ دانش فرنگ میری تہذیب اور میری اصل سے مطابقت نہیں رکھتی اور وہ اس سے متاثر بھی نہیں ہوتے۔ اقبال کے کلام میں چار مقامات پر دانش حاضر کی ترکیب استعمال ہوئی ہے۔ دو اردو اور دو فارسی اشعار میں۔ علامہ فرماتے ہیں:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

انہوں نے کہا کہ جدید علم نے مسائل بھی پیدا کیے ہیں اور تہذیبی تفاوت بھی۔ جدیدیت نے تصادم کو جنم دیا ہے۔ دانش حاضر سائنس کو مانتی ہے جس کے مطابق جو نظر آتا ہے، بس وہی ہے جب کہ علامہ دنیاوی چیزوں کے ساتھ روحانیت پر بھی یقین رکھتے تھے وہ اکبر الہ آبادی اور مولانا روم کو مرشد بھی مانتے تھے اور اس کی ساتھ ساتھ انہوں نے حضرت موسیٰ و ابراہیم اور کوہ طور سمیت بہت سی تلمیحات بھی اپنے کلام میں استعمال کیں۔ اس موقع پر اقبال اکادمی مسودہ کمیٹی کے رکن اور معروف ماہر اقبال ڈاکٹر ابصار احمد بھی تھے، نیز انجینئر عنایت علی نے بھی لیکچر میں شرکت کی۔ مکمل لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔ WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی لیکچر: "جبریل و ابلیس ایک مکالمہ"

"اقبال حرکت و عمل کا درس دیتے ہیں": ڈاکٹر بابر نسیم آسی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام "جبریل و ابلیس ایک مکالمہ" کے عنوان سے ۲۹ را کتوبر ۲۰۲۱ء کو آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر بابر نسیم آسی تھے۔ ڈاکٹر بابر نسیم آسی نے کہا کہ علامہ محمد اقبال کی نظم "جبریل و ابلیس ایک مکالمہ" حرکت و عمل کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔ ابلیس اگرچہ ایک منفی کردار ہے لیکن اس نے اس دنیا میں حرکت (شر) کا جو بیج بویا ہے اس کی وجہ سے دنیا کی رونق چل رہی ہے۔ نظام کائنات کا تسلسل اس خیر و شر کے وجود سے ہی قائم ہے۔ اگر دنیا میں خیر ہی خیر ہوتی تو شاید کائنات میں اس طرح رونق نہ ہوتی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اقبال اس نظم میں حرکت و عمل کا درس دیتے ہیں کہ انسان کو انجماد کا شکار نہیں ہونا چاہیے، ہر وقت مستعد رہنا چاہیے۔ مکمل لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

''فکر اقبال اور نوجوان نسل کو درپیش چیلنجز''
قرشی یونیورسٹی کے زیر اہتمام خصوصی سیمینار

قرشی یونیورسٹی میں فکر اقبال سوسائٹی کے اشتراک سے ''فکر اقبال اور نوجوان نسل کو درپیش چیلنجز'' کے عنوان سے ۲۱ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے صدارت کی۔ مقررین میں پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر طارق شریف زادہ، محترمہ فرید فاطمہ، محمد طاہر باہو اور ڈاکٹر علی رضا شامل تھے۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے فکر اقبال کی نوجوان نسل کے لیے اہمیت و معنویت پر گفت گو کی۔ محترمہ ناصرہ اقبال صاحبہ نے نوجوان نسل کو عہد حاضر کے تقاضے پہچاننے اور فکر اقبال سے استفادہ کرنے کی تلقین کی اور وائس چانسلر قرشی یونیورسٹی جناب عبدالرشید لون کو مبارک باد پیش کی کہ انھوں نے اس اہم موضوع پر سیمینار کا انعقاد کیا۔ طلبہ و طالبات کی ایک بڑی تعداد نے سیمینار میں شرکت کی۔ وائس چانسلر عبدالرشید لون نے مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ فکر اقبال کے فروغ میں اقبال اکادمی کے ہمراہ ہیں۔

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام **خصوصی لیکچر**

''استحکام پاکستان کے تقاضے اور فکر اقبال''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ''استحکام پاکستان کے تقاضے اور فکر اقبال'' کے عنوان سے ۱۶ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو ایوان اقبال میں خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر بریگیڈیئر (ر) وحید الزمان طارق تھے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری نظریاتی بنیادیں کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمیں علامہ اقبال کے فرمودات کے مطابق ملی وحدت پیدا کر کے انہیں مضبوط بنانا ہوگا۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ کبھی پروپیگنڈا کا حصہ نہ بنیں اور علامہ اقبال کی تعلیمات کو مشعل راہ بنائیں۔ آج پاکستان کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے ہمیں اپنی میراث کی حفاظت کرنا ہوگی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جمہوری اصولوں کو اپنائیں۔
مکمل لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔

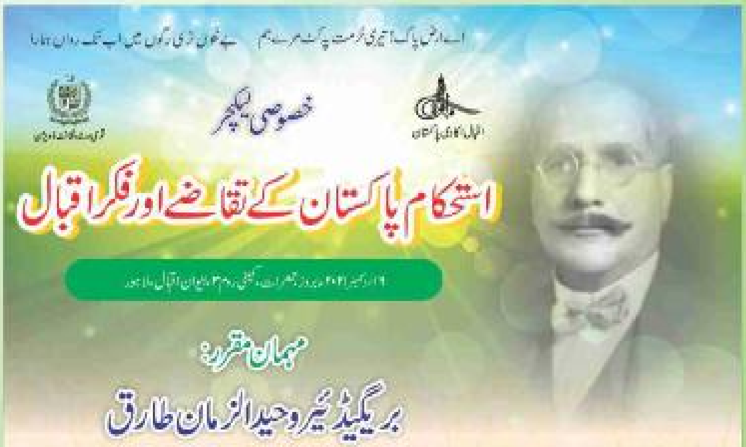

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام "کل پاکستان مقابلہ خطاطی" (کلام اقبال) کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف اداروں کے طلبہ وطالبات نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ مقابلہ میں شریک طلبا نے علامہ محمد اقبال کے کلام پر مبنی بہترین فن پارے تخلیق کیے۔ اس موقع پر شرکا کا کہنا تھا کہ ہم اقبال اکادمی پاکستان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایسے وقت میں خطاطی کے فن کا مظاہرہ کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا جب اس فن کے قدر دانوں میں کمی ہو رہی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ اقبال اکادمی پاکستان کی اس سرگرمی سے نہ صرف فن خطاطی کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ نوجوان نسل علامہ محمد اقبال کے پیغام کی مختلف جہات سے بھی آشنا ہوگی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے شرکا کا حوصلہ بڑھایا۔

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام
کل پاکستان مقابلہ خطاطی
(کلام اقبال)

خصوصی لیکچر
بہ سلسلہ یوم ولادت قائداعظم

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام یوم قائداعظم کے حوالے سے خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر انجینئر عنایت علی تھے۔ اس موقع پر مہمان مقرر نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح ہمیشہ طلبا سے شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ ایک اجلاس کے دوران قائداعظم کو مسلمان طلبا کی تعداد کافی کم نظر آئی جس پر انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ مسلمان طلبا کی سوسائٹی بھی ہونی چاہیے۔ جس کے بعد مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام بھی جناح کی رضامندی سے ہوا۔ مکمل لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔

خصوصی سیمینار یوم ولادت بانیٔ پاکستان

''قائداعظم محمد علی جناح، نوجوانوں اور بچوں کے لیے''

قائداعظم محمد علی جناح کے ۱۴۵
اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام
نوجوانوں کے لیے'' کے عنوان

ویں یوم ولادت کے حوالے سے اقبال
''قائد اعظم محمد علی جناح۔بچوں اور
سے ۲۳ دسمبر ۲۰۲۱ء کو خصوصی سیمینار کا

انعقاد کیا گیا۔ صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اصغر زیدی
پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد، صدر نشین شعبہ فارسی جی سی
اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے حرف تشکر
ہوا، سعادت جی سی یونیورسٹی کے طالب علم حافظ علی اکبر
نعت رسول مقبول ﷺ اور مریم صدیق نے کلام اقبال

،وائس چانسلر جی سی یونی ورسٹی نے کی۔ مہمان مقررین میں
یونیورسٹی اور انجینئر عنایت علی شامل تھے۔ ڈائریکٹر اقبال
پیش کیا۔ سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے
نے حاصل کی، جی سی یونیورسٹی کے ہی جنید حسن عبادی نے
پیش کیا۔ نقابت کے فرائض فاطمہ نے سرانجام دیے۔ اس

موقع پر جوہر ایجوکیشن سسٹم کے نونہال بچوں نے قائداعظم ڈے کے حوالے سے خصوصی ٹیبلو ''اے روح قائد......'' بھی پیش کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اصغر
گھل مل گئے اور کہا کہ بچوں سے
انہوں نے کہا کہ پاکستان کے
سوچ تھی۔ علامہ نے جناح کی

زیدی نوجوانوں اور بچوں سے
ان کی سطح پر بات کرنا چاہیے۔
خیال کے پیچھے علامہ محمد اقبال کی
حوصلہ افزائی کی اور تحریک

پاکستان میں ان کا بڑا کردار ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح بہت لائق فائق انسان تھے۔ انگلستان میں پڑھائی کے دوران بھی ہمیشہ اوّل آتے تھے۔ وہ مسلمان قوم سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ وہ اپنے اندر بڑے کام کا جذبہ رکھتے تھے۔ آپ بچوں کو بھی اپنے اندر وہ جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ آزادی کی نعمت انہی دو بزرگوں کا احسان ہے اور ہم احسان کا بدلہ اُن کی تعلیمات پر عمل کر کے چکا سکتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ اپنے ملک سے محبت کریں اور اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اقبال اکادمی پاکستان کے ساتھ مفاہمتی یادداشت کا اعلان کیا اور طلبہ وطالبات کو تلقین کی کہ اقبال سے منسوب اداروں کے ساتھ جڑنا چاہیے۔ پروفیسر ڈاکٹر اقبال شاہد نے کہا کہ اقبال نے اپنی شاعری میں خودی کا درس دیا ہے۔ قائداعظم کی شخصیت

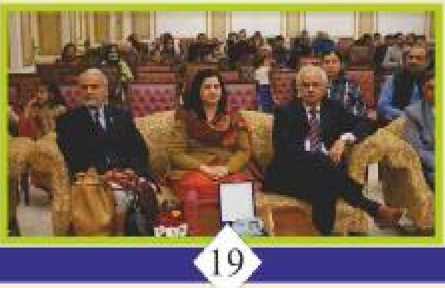

ان کے وضع کردہ اصول پر پورا اترتی ہے۔ انجینئر عنایت علی نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے اس قوم کو جان بخشی اور وطن کے حصول کے لیے انتھک محنت کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ٹیبلو پیش کرتے ہوئے بچوں کا جذبہ دیدنی تھا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم اور علامہ اقبال میں مرشد اور مرید کا تعلق تھا۔ دونوں ہی مسلمانوں کی ترجمانی کرتے تھے۔ وطنیت اور یکجائی کی بات کرتے تھے۔ حقیقت کا ادراک ہونے پر آزاد مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔ دونوں شخصیات سے ایفائے عہد نبھانے کا خوبصورت طریقہ بھی یہی ہے کہ اقبال اور قائد ڈے بھرپور انداز میں منایا جائے۔ علامہ اقبال کے کلام میں بھی حرکت کا پیغام ملتا ہے۔ آخر میں مہمانان گرامی کو یادگاری شیلڈز اور طلبہ وطالبات کو اعزازی سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

ایوان اقبال اور اقبال اکادمی کے زیر اہتمام قائداعظم کے یوم پیدائش پر تقریب